سُورَةُ عَبَسَ

آيات ١ - ٢٢

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓىۙ ﴿۱﴾ اَنۡ جَآءَهُ الۡاَعۡمٰىؕ ﴿۲﴾ وَ مَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓۙ ﴿۳﴾
اَوۡ يَذَّكَّرُ فَتَنۡفَعَهُ الذِّكۡرٰىؕ ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰىۙ ﴿۵﴾ فَاَنۡتَ لَهٗ
تَصَدّٰىؕ ﴿۶﴾ وَ مَا عَلَيۡكَ اَلَّا يَزَّكّٰىؕ ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡ جَآءَكَ يَسۡعٰىۙ ﴿۸﴾
وَ هُوَ يَخۡشٰىۙ ﴿۹﴾ فَاَنۡتَ عَنۡهُ تَلَهّٰىۚ ﴿۱۰﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌۚ ﴿۱۱﴾
فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ ﴿۱۲﴾ فِىۡ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍۙ ﴿۱۳﴾ مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۙ ﴿۱۴﴾
بِاَيۡدِىۡ سَفَرَةٍۙ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍؕ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ مَاۤ اَكۡفَرَهٗؕ ﴿۱۷﴾
مِنۡ اَىِّ شَىۡءٍ خَلَقَهٗؕ ﴿۱۸﴾ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗۙ ﴿۱۹﴾
ثُمَّ السَّبِيۡلَ يَسَّرَهٗۙ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقۡبَرَهٗۙ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنۡشَرَهٗؕ ﴿۲۲﴾

سورة عبس

- **نام** : سورۃ کا نام عَبَسَ ہے جو اس سورۃ کا پہلا لفظ ہے۔
- اس سورۃ کا نام سورۃ الصاختہ اور الاعمی اور السفرۃ بھی (روح المعانی)
- **زمانۂ نزول**۔ بغیر کسی اختلاف کے یہ مکی سورت ہے
- **موضوع**: قرآن کی دعوتِ آخرت پر ایمان لانے کی دعوت اور تنبیہ و انذار
  - اس سورت کی سورۃُ النّٰزِعٰت کے ساتھ گہری مناسبت ہے۔
  - پچھلی سورۃ میں قریش کی قیادت کو جس رویے پر تنبیہ ہے اس سورت میں ایک خاص واقعے کے پس منظر میں ان پر شدید عتاب ہے
  - سورۃ میں بظاہر خطاب نبی کریمؐ کی طرف لیکن روئے سخن فراعنہؑ کیطرف

سورة عبس - اسباب النزول

- آپ ﷺ چند مکی سرداروں کو اسلام کی دعوت دینے میں مصروف تھے کہ اس دوران نابینا صحابی عبداللہ بن ام مکتومؓ آئے اور آداب مجلس کی رعایت کیے بغیر آپ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی
- وہ عرض کر رہے تھے : يَا رَسُوْلَ اللهِ ' اَرْشِدْنِیْ یارسول اللہ ! مجھے سیدھا راستہ بتائیے۔ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِیْ مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ یارسول اللہ ! اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو سکھایا ہے اس میں سے مجھے بھی سکھائیے
- جن کی وجہ سے آپ ﷺ کے تبلیغی کام میں کچھ رکاوٹ پیدا ہوئی
- ان کی بار بار خلل اندازی کی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر کچھ ناگواری کے آثار نمایاں ہوئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں

سورة عبس - اسباب النزول

- واقعہ کے لحاظ سے یہاں کوئی نافرمانی یا معصیت نہیں ہے۔ بلکہ معاملہ صرف یہ ہے کہ دعوت کے معاملے میں حضور ﷺ کی توجہ اور التفات کا زیادہ مستحق ہ کون ہے۔مکہ والے یا یہ نابینا صحابی
- آپ ﷺ پوری نیک نیتی کے ساتھ صحیح اور اولیٰ فیصلہ نہیں کر پائے اور مسئلہ کے ایسے پہلو کو اختیار کرلیا جو عنداللہ معقول تھا، افضل نہیں تھا
- اس وحی (عتاب) کے ذریعہ یہ بھی قرار پاگیا کہ اسلامی تحریک میں فیصلہ کن قدریں کیا ہیں اور اس دعوت کی حقیقت کیا ہے اور اس دعوت کا مزاج اور اخلاقیات کیا ہیں؟

سورة عبس

- نام : عمرو بن قیس بن زائدہ، ان کی ماں کا نام ام مکتوم عاتکہ بنت عبد اللہ
- حضرت ام المؤمنین خدیجہ (رض) کے ماموں زاد بھائی تھے
- قدیم الاسلام اور مہاجرین اولین میں سے تھے
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس واقعے کے بعد ان کا بہت اکرام کرتے تھے اور یہ محفل میں آتے تو فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِیْ فِیْهِ رَبِّیْ - مرحبا اس شخص کے لیے جس کے معاملے میں میرے رب نے مجھ پر عتاب فرمایا
- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو تیرہ غزوات میں اپنا خلیفہ بنایا۔ (الاصابہ، اسد الاغابہ)
- جنگ قادسیہ میں گئے اور وہیں شہید ہوئے

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ﴿۲﴾

عَبَسَ - ماتھے پر شکن ڈالی

○ عبس يَعْبِسُ، عُبوسًا گھورنا، سخت نظروں سے دیکھنا

○ عباس - شیر، سخت (شکن آلود) چہرے کی مناسبت سے

وَتَوَلّٰىٓ - اور چہرہ پھیر لیا

اَنْ - کہ

جَآءَهُ - آیا ہے اس کے پاس

الْاَعْمٰى - وہ نابینا

عَمِيَ يَعْمَى اندھا ہونا

(بصیرت اور بصارت دونوں کے لیئے)

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۙ ١ اَنۡ جَآءَهُ الۡاَعۡمٰى ؕ ٢

اس نے بے رخی برتی اور منہ پھیرا کہ اس کے پاس ایک
نابینا آیا

(The Prophet pbuh) frowned and turned away,
Because there came to him the blind man
(interrupting).

وَمَا يُدۡرِيكَ لَعَلَّهُۥ يَزَّكَّىٰٓ ۙ ٣

وَ مَا - اور کیا

يُدْرِيكَ - خبر آپؐ کو (د ر ي)

○ أَدْرَى يُدْرِي ، إِدْرَاءً خبر دینا، سمجھانا (درایت)

لَعَلَّهُ - شاید کہ وہ

يَزَّكَّى - پاکیزگی حاصل کرتا

اور تم کو کیا خبر شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا

Yet for all thou didst know, [O Muhammad,] he might perhaps have grown in purity,

وَ مَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓىۙ ﴿۳﴾

- آپ ﷺ پر اس نابینا کا آنا اس اندیشہ سے گراں گزرا کہ شاید اس کے آجانے سے ان ساداتِ قریش کے پندار کو چوٹ ملے گی اور وہ بدک جائیں حالانکہ ہو سکتا ہے کہ تم ان کی نابرداری میں ایک سچے طالب کو نظر انداز کردو لیکن یہ پھر بھی نہ سنیں تو ایسے ناقدروں کے پیچھے اپنے ایک سزاوار تربیت ساتھی کی حق تلفی کس طرح جائز ہو سکتی ہے
- اس سے معلوم ہوا کہ رسول کا اصل مقصد لوگوں کا تزکیہ ہے، جو لوگ اس کے پاس تزکیہ کے طالب بن کر آئیں اس کی توجہ و دلداری کے اصل حق دار وہی ہیں، دوسرے لوگ، خواہ بظاہر کتنی ہی اہمیت رکھنے والے ہوں، ان میں اگر اصلاح و تربیت کی طلب نہیں ہے تو رسول کے مقصد کے اعتبار سے ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے

أَوۡ يَذَّكَّرُ فَتَنۡفَعَهُ الذِّكۡرٰىؕ ﴿۴﴾ أَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰىۙ ﴿۵﴾

أَوۡ يَذَّكَّرُ - یا وہ نصیحت حاصل کرتا

○ تذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ نصیحت پکڑنا

(٧)

فَتَنۡفَعَهُ - تو نفع دیتی اس کو

الذِّكۡرٰى - وہ عظیم نصیحت

أَمَّا - جہاں تک وہ ہے

مَنِ اسۡتَغۡنٰى - جو بے پروائی کرتا ہے

استغنٰی - بے پروائی

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ④ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ⑤

یا نصیحت پر دھیان دے اور نصیحت کرنا اس کے لیے نافع ہو؟
لیکن جو شخص بے پروائی برتتا ہے

Or that he might receive admonition, and the teaching might profit him?
Now as for him who believes himself to be self-sufficient

فَأَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰىؕ ۝٦ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰىؕ ۝٧

فَأَنْتَ لَهٗ - تو آپ اس کے لیئے

تَصَدّٰى - متوجہ ہوئے

- تَصَدَّی کسی شے کے درپے ہونا یا آمنے سامنے ہونا صدی۔ بازگشت
- تصدی کسی چیز کے اس طرح مقابل ہونے کے جس طرح صدائے بازگشت مقابل ہوتی ہے۔ (اس طرح متوجہ ہونے کے معنی میں)

وَ مَا عَلَيْكَ - اور نہیں آپ پر (ذمہ داری)

اَلَّا - کہ نہیں

يَزَّكّٰى - وہ پاکیزگی حاصل کرتا

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ ﴿٧﴾

اس کی طرف تو آپ توجہ کرتے ہو
حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو تم پر اس کی کیا ذمہ داری ہے؟

To him you pay your attention.
Though it is no blame to thee if he grow not (in spiritual understanding).

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ ⑥ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ ⑦

- یہ وہ اصل تنبیہ ہے جو اس موقع پر نبی ﷺ کو فرمائی گئی کہ ہونا تو یہ چاہئے کہ جو اپنی اصلاح کے طالب بن کر آئیں اور ان کے اندر خدا کے حضور پیشی کا خوف ہو وہ آپ کی توجہ کے اصل مستحق قرار پائیں
- جو بے پرواہ و بے نیاز ہیں آپ ان کو دعوت دینے کے لئے اپنے رات دن ایک کیئے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اگر اپنی اصلاح نہیں چاہتے تو اس کی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے، آپ پر اصل ذمہ داری ان لوگوں کی ہے جو ذوق و شوق سے آپ کے پاس آتے ہیں
- یعنی آپ پر اصل ذمہ داری انذار و بلاغ کی تھی، وہ کر چکنے کے بعد آپ ان سے بری الذمہ ہوئے، یہ ذمہ داری آپ پر نہیں ہے کہ آپ انہیں لازماً مومن و مسلم بھی بنادیں۔

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿١٠﴾

وَاَمَّا - جہاں تک ہے

مَنْ جَآءَكَ - وہ جو آیا آپ کے پاس

يَسْعٰى - بھاگتا دوڑتا ہوا

وَهُوَ يَخْشٰى - اور وہ ڈرتا بھی ہے

فَاَنْتَ - تو آپ

عَنْهُ -اس سے

تَلَهّٰى - بے رخی برتتے ہیں

تَلَهّٰى يَتَلَهّٰى: کسی چیز میں وقت گزارنا اور مشغول ہونا
عن کے ساتھ ہو تو-تغافل برتنا

وَاَمَّا مَنۡ جَآءَكَ يَسۡعٰى ۙ‏ ٨ وَهُوَ يَخۡشٰى ۙ‏ ٩
فَاَنۡتَ عَنۡهُ تَلَهّٰى‌ ۚ‏ ١٠

اور جو خود تمہارے پاس دوڑا آتا ہے اور وہ ڈرتا ہے (اللہ
سے) تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو

And he who comes to thee eagerly
And with fear (in his heart),
Of him were you unmindful.

محمد اقبال

وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾

- بتایا گیا کہ داعی حق کی نگاہ میں حقیقی اہمیت کس چیز کی ہونی چاہیے اور کس کی نہ ہونی چاہیے
- وہ شخص جس کی ظاہری حالت صاف بتارہی ہے کہ وہ طالب حق ہے، اس بات سے ڈر رہا ہے کہ کہیں وہ باطل کی پیروی کرکے خدا کے غضب میں مبتلا نہ ہوجائے، اس لیے وہ راہ راست کا علم حاصل کرنے کی خاطر خود چل کر آتا ہے
- دوسرا وہ شخص ہے جس کا رویے سے ظاہر ہے کہ اس کے اندر حق کے لیئے کوئی طلب نہیں اور وہ اپنے آپ کو حق سے بے نیاز سمجھتا ہے
- تو اسکی طرف توجہ دی جائے کہ اسے نصیحت کی جائے گی تو وہ اصلاح قبول کرلے گا۔ خواہ وہ اندھا ہو، لنگڑا ہو، لولا ہو یا فقیر بے نوا ہو

قرآن مجید کی اہمیت اس کے پاک مبدا اور

اس کی نفوس میں تاثیر کا ذکر

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ ﴿١٣﴾

كَلَّآ اِنَّهَا - ہر گز نہیں بیشک وہ

تَذْكِرَةٌ - ایک نصیحت ہے

فَمَنْ شَآءَ - پس جو چاہے

ذَكَرَهٗ - وہ یاد رکھے اس کو

فِيْ صُحُفٍ - صحیفوں (اوراق) میں (اس کو لکھا گیا)

مُّكَرَّمَةٍ - جو قابل ادب (معزز) ہیں

كَلَّآ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ۚ ﴿۱۱﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ ﴿۱۲﴾ فِیۡ
صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ ﴿۱۳﴾

ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اِسے قبول
کرے - یہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو مکرم ہیں

Nay, but verily it is a Reminder
Therefore let whoso will, keep it in remembrance
(It is) in Books held (greatly) in honour

محمد اقبال

كَلَّآ اِنَّهَا تَذۡكِرَةٌ ۚ ﴿۱۱﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ ﴿۱۲﴾ فِیۡ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ ﴿۱۳﴾

- ان آیات کو بغور پڑھنے کے بعد صاف محسوس ہوتا ہے کہ وہ عام عتاب نہیں بلکہ اس کی نوعیت عتاب محبت کی ہے۔ کہ نہایت پیار سے آپ سے یہ بات کہی جارہی ہے کہ یہ قرآن کریم تو ایک نصیحت اور یاددہانی ہے۔ اس سے جو شخص فائدہ اٹھانا چاہے تو اٹھا سکتا ہے۔ لیکن جو شخص بہرہ بنا رہے وہ خود اپنی قسمت پھوڑ لیتا ہے، آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔
- آپ کے ذمہ صرف نصیحت کرنا ہے، سننے والوں کی زندگیوں کو تبدیل کرنا نہیں۔ جب آپ نے تبلیغ وانذار کا حق ادا کر دیا تو آپ اپنی ذمہ داری سے فارغ ہوگئے۔ قطع نظر اس سے کہ سننے والوں نے اسے قبول کیا ہے یا نہیں۔ تو اے پیارے رسول ! آپ کی ذمہ داری صرف انذار وابلاغ

مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَیۡدِیۡ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ کِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾

مَّرۡفُوۡعَةٍ - بلندی دیئے گئے (بلند ہیں)

مُّطَهَّرَةٍ - پاکیزگی دیئے گئے (پاکیزہ ہیں)

بِاَیۡدِیۡ - ہاتھوں میں ہیں

سَفَرَةٍ - لکھنے والوں کے

سَفَرَ: کسی چیز کے رخ سے پردہ اٹھانا

- سفرہ : وہ فرشتے ہیں جو وحی کے سفیر ہیں یا خدا کی آیات لکھتے ہیں
- اسفر : ایسی کتاب جو حقائق سے پردہ اٹھاتی ہو

کِرَامٍ - (جو) معزز ہیں

کرام : کریم کی جمع ہے۔ باعزت۔ بزرگ

بَرَرَةٍ - نیک ہیں

بررة : بر کی جمع ہے۔ نیکوکار

مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَیۡدِیۡ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ کِرَامٍۭ
بَرَرَةٍ ﴿ؕ۱۶﴾

جو بلند مرتبہ ہیں، پاکیزہ ہیں۔ معزز اور نیک کاتبوں کے
ہاتھوں میں، جو بڑے درجہ والے نیکوکار ہیں

Exalted (in dignity), kept pure and holy,
By the hands of Scribes, honored, righteous.

محمد اقبال

مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭۙ ﴿۱۴﴾ بِاَيۡدِیۡ سَفَرَةٍۙ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍؕ ﴿۱۶﴾

- ان آیات میں قرآن کریم کی چند صفات کا ذکر فرمایا گیا جس سے اس کی رفعت و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے
- یہ قرآن ایک عزیز، گراں مایہ اور قیمتی خزانہ ہے جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے فرشتے نہایت اہتمام کے ساتھ کر رہے ہیں۔
- وہ صحیفے اپنے مقام اور معنی کے لحاظ سے انتہائی بلند واقع ہوئے ہیں۔ اور ہر قسم کی آمیزشوں سے پاک ہیں۔ شیاطین اور ارواحِ خبیثہ کی دسترس سے بالکل محفوظ ہیں۔
- اس کو لکھنے والے (رسل، ملائکہ، انبیاء علیہم السلام اور وحی کی کتابت کرنے والے حضرات صحابہ) سب نیک فرمانبردار، باوفا اور اپنی ذمہ داریوں کو ٹھیک ادا کرنے والے ہیں

مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَيۡدِىۡ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾

- وَاِنَّهٗ فِىۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ۔ سورة الزخرف
- اور یہ اُمّ الکتاب میں ہے ہمارے پاس بہت بلند و بالا، بہت حکمت والی
- اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ، فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ سورة الواقعه
- یقینا یہ بہت عزت والا قرآن ہے۔ ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے
- بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ، فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ سورة البروج
- بلکہ یہ تو قرآن ہے بہت عزت والا لوح محفوظ میں
- ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اصل قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک خاص مقام پر محفوظ ہے۔ صحفِ مکرمہ، اُمّ الکتاب، کتابِ مکنون اور لوح محفوظ اسی مقام خاص کے مختلف نام ہیں۔

مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۙ﴿۱۴﴾ بِاَيۡدِىۡ سَفَرَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ﴿۱۶﴾

- قرآن مجید کا مقام بہت بلند ہے۔ تو اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ قرآن مجید کے مقام اور مرتبے کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان لوگوں سے معاملہ کیجیے اور جو شخص قرآن مجید سے اعراض کرتا ہے آپ بھی اس کو منہ نہ لگائیے
- کوئی ایسی چیز نہیں جو نہایت لجاجت اور عاجزی کے ساتھ ان متمردین کے سامنے پیش کی جائے
- ان کے مقابلے میں آپ زیادہ توجہ ان لوگوں پر دیجیے جو ہدایت کی تلاش میں آپ کے پاس چل کر خود آتے ہیں
- اس کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور ان کے ساتھی اس کی دعوت و تبلیغ میں اسی وقار اور تمکنت اور گہری دلسوزی کا اظہار کریں

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾

بد دعائیہ فقرہ

قُتِلَ الْاِنْسَانُ - مارا جائے انسان

- ہلاک ہو انسان، لعنت ہو انسان پر، غارت ہو انسان
- یہ اللہ کی طرف سے انسان کے لئے بدترین بددعا ہے
- جہاں بھی قتل الانسان آیا ہے وہاں انسان سے مراد کافر ہے۔ (مجاہد)

مَآ اَكْفَرَهٗ - کس قدر ناشکرا ہے وہ

- کفر کے معنی کیس چیز کو چھپانے اور کفر یا کفران نعمت (ناشکری)

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ - کس چیز سے

خَلَقَهٗ - اس نے پیدا کیا اس کو

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۭ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۭ ﴿١٨﴾

لعنت ہو انسان پر، کیسا سخت منکر حق ہے یہ
کس چیز سے اللہ نے اِسے پیدا کیا ہے؟

Cursed be man! how ungrateful is he!

From what stuff hath He created him?

قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ مَاۤ اَکۡفَرَہٗ ﴿۱۷﴾ مِنۡ اَیِّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ ﴿۱۸﴾

- یہ سرزنش اور طعن و تشنیع کا ایک انداز ہے کہ وہ کیسا ناشکرا اور کفر میں شدید
- اسے ناچیز و حقیر و بے قیمت نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر اسے موزوں بنایا اور تمام مرحلوں میں اس کا حساب رکھا
- یہ انسان اپنی حقیقی خلقت کے بارے میں کیوں غور نہیں کرتا اور اپنے بنیادی سرچشمہ کی بے قیمتی کو فراموش کیوں کیئے ہوئے ہے
- اس نطفہ ناچیز سے اس نادر وجود کی تخلیق کے سلسلہ میں خدا کی قدرت پر غور کیوں نہیں کرتا
- اس لئے کہ نطفہ سے انسان کی تخلیق میں وقت اور اس کے وجود کی جہتوں کا حساب، اس کے پیکر کے اعضاء اس کی استعدادیں اور اس کی ضرورتیں یہ سب معرفت خدا کے لئے بہترین دلیلیں ہیں

مِنۡ نُّطۡفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيۡلَ يَسَّرَهٗ ۙ ﴿۲۰﴾

مِنۡ نُّطۡفَةٍ - ایک بوند سے

○ نطفہ: صاف پانی یا اسکا قطرہ مگراس سے مرد کی منی مراد لی جاتی ہے

خَلَقَهٗ - اس نے تخلیق کی اس کی

فَقَدَّرَهٗ - پھراس نے تقدیر مقرر کی اس کی (موزوں بنایا اس کو)

○ قَدَّر: ناپ تول کر موزوں بنانا

ثُمَّ السَّبِيۡلَ - پھر راستہ

يَسَّرَهٗ -اس نے آسان کیا اس کا

مِنۡ نُّطۡفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيۡلَ
يَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾

نطفہ کی ایک بوند سے اللہ نے اِسے پیدا کیا، پھر اِس کی تقدیر
مقرر کی - پھر اِس کے لیے زندگی کی راہ آسان کی

From a sperm-drop: He hath created him, and
then determined him,
Then doth He make His path smooth for him

محمد اقبال

مِنۡ نُّطۡفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ﴿۱۹﴾

- ایک بوند سے اسے تخلیق کیا - اس حقیر جرثومے کو اس زمین پر مختار ٹھہرایا
- وجود انسانی کی ساخت میں بیس سے زیادہ دھاتیں اور دھات سے ملتی جلتی چیزیں استعمال ہوتی ہیں جن میں سے ہر ایک مقدار اور کیفیت کے لحاظ سے معین و مقرر اندازہ رکھتی ہے
- اعضائے بدن کی ساخت کی کیفیت اور وان کا ایک دوسرے سے تناسب و ربط دقیق اندازے پر مشتمل ہے
- وہ استعدادیں (Facilities & capabilities) اور میلانات (inclinations) جو انسان میں انفرادی طور پر پوشیدہ ہیں ضروری ہے کہ خاص حساب کے مطابق ہوں تاکہ سعادت انسان کی تکمیل کریں

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ ﴿۲۰﴾

- وہ خدا کتنا عظیم ہے جس نے اس معمولی سے وجود کو یہ سب قدرت و توانائی بخشی ہے جو آسمان و زمین اور سمندروں کی گہرائیوں کو اپنی جولاں گاہ بنا سکتا ہے اور اپنے گرد و پیش کی تمام توانائیوں کو زیر تسلط لا سکتا ہے
- اس کا راستہ آسان کر دیا (مختصر ہونے کے باوجود جامع اور قابل توجہ جملہ)
- شکم مادر میں جنین کی پرورش اس کے ارتقاء اور اس کے بعد اس دنیا کی طرف اس کے منتقل ہونے کو سہل و آسان بنا دیا (انسان کی پیدائش کے عجائبات)
- پھر جسم کی نشو و نما اور بلوغت کو اس کے لئے آسان بنا دیا
- اس کے بعد ہدات اور حصول ایمان کو عقل اور دعوت انبیاء کے ذریعہ سہل کر دیا

(یہ نہیں فرمایا کہ اس کو اسی راستے کے طے کرنے پر مجبور کیا)

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾

ثُمَّ - پھر

اَمَاتَهٗ - موت دی اس کو   اَمَاتَ موت دینا

فَاَقْبَرَهٗ - پھر قبر دی اس کو   اَقْبَرَ قبر دینا۔ قبر میں پنہاں کرنا

ثُمَّ - پھر

اِذَا شَآءَ - پھر جب وہ چاہے گا

اَنْشَرَهٗ - اٹھا کھڑا کرے گا اس کو

○ اَنْشَرَ جمع کرنے کے بعد پھیلانا، زندہ کرنا

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ﴿۲۲﴾

پھر اِسے موت دی اور قبر میں پہنچایا
پھر جب چاہے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا

Then He caused him to die, and put him in his grave;
Then, when it is His Will, He will raise him up (again).

محمد اقبال

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقۡبَرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنۡشَرَهٗ ؕ﴿۲۲﴾

- اللہ ہی موت سے ہمکنار کرتا ہے۔ موت بطورِ نعمت
- دنیوی زندگی اگر جاری رہے تو وہ یقیناً انسان کو تھکا دینے والی ہے
- دنیا اپنی تمام نعمتوں کے باوجود مومن کیلئے ایک زندان ہے
- اگر موت نہ ہو تو دنیا انسانوں کے لئے اس قدر تنگ ہو جاتی کہ روئے زمین پر زندگی گزارنا ناممکن ہو جاتا
- قبر دینے کی نسبت اللہ کی طرف۔ اس نے انسان کے لئے قبر کو خلق کیا
- میتوں کے دفن کرنے کے سلسلہ میں حکمت شریعت اور دستور الٰہی کے معنوں میں بھی۔ (مردے کو غسل و کفن و نماز کے بعد اکرام سے دفن کرنا ایک الہامی دستور) یہ اللہ کی تدبیر، تقدیر اور اسکے احکام کا ایک حصہ

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنۡشَرَهٗ ؕ ﴿۲۲﴾

- جس وقت خدا چاہے گا اسے زندہ کرے گا۔ کوئی فرد اس عظیم حادثہ (قیامت) کی تاریخ سے باخبر نہیں
- اور جب اللہ کی مشیت کے مطابق بازپرس کا وقت آ پہنچے گا تو اسے دوبارہ زمین سے اٹھا دیا جائے گا اور یہ بھی اللہ کے حکم سے ہوگا۔
- وہ یونہی بے کار چھوڑا جانے والا نہیں ہے اور نہ بغیر حساب وکتاب کے اسے یونہی زمین کا حصہ بنا دیا جائے گا
- لہٰذا ذرا غور کرو کہ یہ انسان اسی حساب وکتاب کے لئے کچھ تیاری کر رہا ہے کہ نہیں ؟
- غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
  گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی